اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج وتسہیل

مسمّٰی بنامِ تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ھند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد عَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی اسباب** ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

قدِ آدم (یعنی آدمی کے برابر) اکیلے مکان میں آکر کھودا اور اس عورت کے شوہر کو وہاں لاکر اس گڑھے میں کود ے، تلوار اس کو دی، اس وقت کہا: ''یہ خطا مجھ سے سَرزَد ہوئی ہے خواہ قتل کر کے مجھ کو اسی گڑھے میں دفن کر دے کسی کو خبر بھی نہ ہوگی یا (پھر) اللہ (عزَّوَجلَّ) کے واسطے معاف کر دے۔'' اُس کی زبان سے کچھ نہ نکلا اور معاف ہی کرنا پڑا۔

مکان رھن رکھنا

عرض: اگر قرضدار ہے اور میعاد پوری ہو چکی ہے اور ڈر یہ ہے کہ قرض خواہ قید کرادے گا اور مکان کوئی لیتا نہیں ہے، ایسی حالت میں دخلی رہن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر حاجت صحیح ہے اور سچے دل سے بیچنا چاہتا ہے اور کوئی نہیں لیتا تو اجازت ہے۔

﴿پھر فرمایا:﴾ مگر ایسی صورت بہت کم ہوگی دس کا مال نو میں فروخت کرے گا ہر کوئی لے گا اور رَہن میں یہ حالت ہوتی ہے کہ ہزار کا مال چار سو میں۔

خِلال کرنا سنّت ھے

عرض: خِلال کرنا سُنّت ہے؟

ارشاد: ہاں تنکے سے کرنا سُنّت ہے۔

کیا جھوٹ بولنے، غیبت کرنے سے وضو ٹوٹے گا؟

عرض: وُضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فُحش بکا تو وُضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟

ارشاد: مُستَحب یہ ہے کہ پھر وُضو کرلے اگر نماز اسی وُضو سے پڑھ لی خِلافِ مُستَحب کیا۔

(البحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج ۱، ص ۳۵)

دوا میں اَفیُون شامل ھو تو!

عرض: اگر دوا میں اَفیُون اس قدر پڑی ہو کہ نشہ نہ لائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ اس کا کوئی اثر واقع نہ ہوتا ہو اور اس کی عادت نہ پڑے اور آئندہ بھی کوئی بات ظاہر نہ ہو تو جائز ہے۔

ایک اِشکال اور اس کا جواب

عرض: حدیث شریف میں آیا ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ — رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے نشہ لانے والی اور فتور پیدا کرنے والی ہر ایک چیز منع فرمائی ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاشربہ، باب النهی عن المسکر، الحدیث ۳۶۸۶، ج۳، ص ٤٦١)

اور افیون مُفتِر (یعنی عقل کو خراب کرنے والی) ہے تو چاہیے کہ حرام ہو!

ارشاد: ہاں اگر حدِ تَفْتِیر کو پہنچے گی تو حرام ہے۔

شراب اگر نشہ نہ لائے تو جائز ہے؟

عرض: تو حضور شراب کا بھی جب تک حَدِ اِسکار (یعنی نشے کی حد) کو نہ پہنچے یہی حکم ہونا چاہیے!

ارشاد: وہ تو حرام لِعَیْنِہٖ (یعنی بالذات حرام) ہے مثل پیشاب کے نَجِس (یعنی ناپاک) ہے اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ (کہ) اِسْکار (یعنی نشے) کے سبب۔ اگر (اس کا) ایک قطرہ کوئیں میں پڑ جائے سارا کنواں نَجِس ہو جائے گا۔

(ردالمحتار و درمختار، کتاب الاشربۃ، ج ۱۰، ص ۳۳)

اِمام ضامِن کا پیسہ

عرض: اِمام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اَصل ہے؟

ارشاد: کچھ نہیں۔

اِمام ضامِن کس کا لقب ہے؟

عرض: حُضُور! یہ کسی صاحب کا لقب ہے؟

ارشاد: ہاں امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

گرد و غبار کی وجہ سے آنکھ سے پانی بہہ نکلے تو!

عرض: اگر مٹی آنکھ میں پڑ جائے اور پانی نکلے تو ناقضِ وضو (یعنی وضو توڑنے والی) ہے یا نہیں؟